مرثیہ (۴)

راز اس کائنات کا سمجھو

(۱)

راز اس کائنات کا سمجھو
کیا ہے مقصد حیات کا سمجھو
مرحلہ اصل بات کا سمجھو
کیوں ہے نقطہ نجات کا سمجھو
ہر ادا شانِ کبریائی ہے
فکر ہمکو یہاں پہ لائی ہے

(۲)

ذکر کس کا ہے ہمکنار بہت
حق کو ہے کس پہ اعتبار بہت
کون ہے سمجھو ذی وقار بہت
کس کو رحمت کا ہے شمار بہت
بات کس نے ہمیں بتائی ہے
کیا برائی ہے کیا بھلائی ہے

www.emarsiya.com

(۳)

ٹاٹ تو ٹاٹ ہے کجا مخمل
کس نے جنگل کو کر دیا منگل
کس نے کی ذوالفقار پر صیقل
کس سے پھیلی ہے خوشبوئے صندل
کس کی ہر بات میں صداقت ہے
کس کے ہر نام میں حرارت ہے

(۴)

کس نے آخر رسولؐ کو سمجھا
کلمۂ لاالہ کس نے پڑھا
گونجی کس کی صدائے صلِّ علیٰ
چار سو ہے علیؑ علیؑ کی صدا
کون ہے شانِ ارفع و اعلیٰ
کس نے اسلام کو کیا بالا

(۵)

کس سے خائف ہے گردشِ دوراں
کس سے ڈرتا ہے ہر طرف طوفاں
ہے کہاں پر نجات کا ساماں
کس کا عکسِ جمیل ہے قرآں
کون مشکل کشائے عالم ہے
کون حق آشنائے عالم ہے

www.emarsiya.com

(۶)

کلِّ ایماں دلِ شریعت ہے
پاس جس کے رموزِ حکمت ہے
جس سے چاروں طرف ہدایت ہے
جس کا ہر قول حرف آیت ہے
مرتضیٰ ہے وہی وصی نبیؐ
راحتِ قلب و جاں علیؑ نبیؐ

(۷)

ہر بشارت کا مدعا حیدرؑ
عطرِ گلزار انبیاء حیدرؑ
رازِ پیغمبرؐ خدا حیدرؑ
روحِ سالار قافلہ حیدرؑ
جس سے چمکی جہاں کی سچائی
مقصدِ حق ہے جس کی اچھائی

(۸)

جس کی الفت کا راز زادِ سفر
جس کو تکتے ہیں خوب اہل نظر
جس پہ صدقے ہیں کل جہاں کے ہنر
چاہتے ہیں وہ جس کو پیغمبرؐ
راحتِ قلب ہے وہ ذاتِ علیؑ
محرمِ راز ہے حیاتِ علیؑ

www.emarsiya.com

(۹)

جس کا چہرہ ہے عین عین اللہ
جس کا دستِ کرم ہے دست خدا
اسم جس کا ہے ہر مرض کی دوا
مقتضائے ہنر ہے اُس کی ثناء
رہنما ہے اُسی کی شان ابتک
ہے مصدق وہ آن بان ابتک

(۱۰)

ہے عبادت بہ حکم حق دیدار
جائے بخشش وہ سایۂ دیوار
ہے بلاغت شعار وہ گفتار
اُس کے لہجہ میں ہیں چھپے اسرار
کاش سمجھو تو اُس گھرانے کو
جس نے سب کچھ دیا زمانے کو

(۱۱)

ذکر ہے صورت قرآنِ مبیں
ہے جو سرمایۂ اساسِ یقیں
جھک رہی ہے جہاں پہ اپنی جبیں
کوئی معشوق اُس سے بڑھکے نہیں
اپنا مقصود کعبۂ دل ہے
قبلۂ دل ہی حق کی منزل ہے

www.emarsiya.com

(۱۲)

جامِ کوثر چھلک رہے ہیں یہاں
میکدے خود مہک رہے ہیں یہاں
اتنے ساغر کھنک رہے ہیں یہاں
لوگ پی پی کے چھک رہے ہیں یہاں
بھونرے خوشبو پہ آئے جاتے ہیں
پینے والے پلائے جاتے ہیں

(۱۳)

لٹ رہی ہے شرابِ جائے حرم
کوئی کہتا نہیں ہے کم سے کم
پی رہے ہیں سبھی خدا کی قسم
لکھنوی ہیں نہ ہم عرب نہ عجم
سب کو پینا پلانا آتا ہے
جو بھی آتا ہے پی کے جاتا ہے

(۱۴)

جو ہیں آلِ نبیؐ کے دل سے خلاف
نسل میں اُن کی پڑ چکے ہیں شگاف
وہ ہیں سب، پیروِ شرِ اسلاف
بات سچ ہے یہی نوا ہو معاف
وہ یہاں آ کے پی نہیں سکتے
سونگھ بھی لیں تو جی نہیں سکتے

www.emarsiya.com

(۱۵)

میں کسی سے نہ زیر ہو کے جیا
مدح حیدرؑ سے سیر ہو کے جیا
مئے حق پی کے شیر ہو کے جیا
آج تک میں دلیر ہو کے جیا
ذکر میں نے کیا ہے خیبر کا
جنگ خندق میں حق ہے حیدرؑ کا

(۱۶)

کس نے گل کی ہے آتش نمرود
جانتے کیا ہو تم علیؑ کے حدود
کفر کی کس نے راہ کی مسدود
کیوں نہ بھیجوں علیؑ پہ پھر سے درود
اسمِ اعظم علیؑ ہے حیرت کیوں
نورِ حیدرؑ جلی ہے حیرت کیوں

(۱۷)

جلوۂ طور پر ہے کون عیاں
کشتیٔ نوحؑ پر ہیں کس کے نشاں
کس کے قدموں میں ہیں زمین و زماں
حق مددگار ہے علیؑ ہے جہاں
جس نے مشکلکشا کا پایا لقب
اس نے شیرِ خدا کا پایا لقب

www.emarsiya.com

(۱۸)

ان جفاؤں سے پٹ نہیں سکتا
اپنے مسلک سے ہٹ نہیں سکتا
دین حق سے پلٹ نہیں سکتا
میں منافق سے سٹ نہیں سکتا
کی ہے ایمان سے وفا میں نے
حق سے پایا ہے مدّعا میں نے

(۱۹)

کون سوتا رہا شبِ ہجرت
کس نے پائی ہے اسطرح عزت
علم کی اس کے دیکھیے وسعت
کتنی بالا ہے منزلِ رفعت
حق سے منسوب کام اُسکا ہے
دیں میں نقشِ خرام اُسکا ہے

(۲۰)

دردِ دل کی مرے دوا ہے علیؑ
حق کی رحمت کا آسرا ہے علیؑ
ہر ارادے کا مدّعا ہے علیؑ
بس علیؑ ہی ادا ادا ہے علیؑ
دل کا والی ہے آشنائے خدا
تو ہی مشکلکشا فدائے خدا

www.emarsiya.com

(۲۱)

میکدے میں بہار آئی ہے
یہ محبت کی پیشوائی ہے
مجلسوں میں جگہ یہ پائی ہے
غم نے تصویر دل بنائی ہے
جان لو امتحان گاہ ہے یہ
منزل غم ہی بے پناہ ہے یہ

(۲۲)

پارسا پارسا سے ملتا ہے
نقش ہر نقشِ پا سے ملتا ہے
کیا علیؑ مصطفیٰؐ سے ملتا ہے
نامِ نامی خدا سے ملتا ہے
ہم نصیری سے پوچھتے یہ ہیں
کیوں تجھے رمز سوجھتے یہ ہیں

(۲۳)

نطق اوصاف کبریائی ہے
آیۂ انّما سنائی ہے
یہ ولایت نبیؐ سے پائی ہے
مرتضیٰ حسنِ مصطفائی ہے
کچھ تو سمجھو کہ کیا حقیقت ہے
آلِ احمدؐ کی کیا فضیلت ہے

www.emarsiya.com

(۲۴)

آؤ تاریخِ انبیاء دیکھو
وجہ تخلیق اوصیاء دیکھو
ابتدا دیکھو انتہاء دیکھو
اک نظر بزم مصطفیٰؐ دیکھو
اور پھر دشت کربلا دیکھو
راز تعبیرِ خواب کا دیکھو

(۲۵)

آدمؑ و خضرؑ ہوں کہ ہوں یحییٰؑ
نوحؑ و یعقوبؑ و یوسفؑ و موسیٰؑ
وہ خلیلِؑ خدا ہوں یا عیسیٰؑ
ہیں محمدؐ کے نور کا جلوا
نور واحد کا سلسلہ دیکھو
پھر حقیقت کا مقتضا دیکھو

(۲۶)

فخر آدمؑ وہ قبلۂ ایماں
نطق جن کا ہے آیۂ عرفاں
جن کو کہتے ہیں نائبِ یزداں
وہ محمدؐ ہیں صاحب قرآں
اُن کے بچے بھی اولیا دیکھو
اور پھر عظمتِ خدا دیکھو

www.emarsiya.com

(۲۷)

بعد احمدؐ علیؑ ہیں قبلۂ دیں
مرتبے میں خدا کے گھر کے مکیں
مُہرِ عصمت کے ہیں یہ مہرِ مبیں
کیوں نہ ہوں طفل ان کے عرش نشیں

یہ بھی اسرارِ کبریا دیکھو
مدّعا میں بھی مدّعا دیکھو

(۲۸)

دیکھو اسلام کا یہ طرزِ وغا
ایک شورِ مباہلہ جو ہوا
تھا یہ نصرانیوں میں بھی چرچا
پانچوں تن لے کے دینِ حق نکلا

یہ اہنسا کی ابتداء دیکھو
شانِ محبوبِ کبریاؑ دیکھو

(۲۹)

یوں نبیؐ لے کے دل کے چین چلے
دہنے بائیں حسنؑ حسینؑ چلے
فاطمہؑ جیسے قبلتین چلے
پشت پر فاتحِ حنینؑ چلے

یہ ہے شانِ مباہلہ دیکھو
اِس نتیجہ کی انتہا دیکھو

www.emarsiya.com

(۳۰)

دیکھ کر چہرے حق کے نورانی
خود کیے پر ہوئی پشیمانی
حد سے آگے بڑھی جو حیرانی
پھر تو بولے لرز کے نصرانی

یہ ہیں مافوق الانبیاءؑ دیکھو
اِن کے چہروں کا مرتبہ دیکھو

(۳۱)

ان کی قربت سے دل پلٹ جائیں
یہ جو چاہیں طبق اُلٹ جائیں
آسماں مثلِ ابر پھٹ جائیں
یہ جو کہہ دیں پہاڑ ہٹ جائیں

ایسے ہوتے ہیں انبیاء دیکھو
شکرِ خالق پہ اکتفا دیکھو

(۳۲)

جتنی نصرانیوں نے کی تدبیر
خوابِ غفلت میں پڑ گئی تعبیر
صاف ظاہر ہے عظمتِ تطہیر
کتنے نوری ہیں شبرؑ و شبیرؑ

بولے راحب نجات بہتر ہے
پیچھے ہٹ لو حیات بہتر ہے

www.emarsiya.com

(۳۴)

جن کے اوصاف اتنے ہیں محکم
جنتیں کل ہیں جن کے زیر قدم
جو ہیں سارے جہان کے ہمدم
کربلا میں ہیں ان پہ ظلم و ستم

ہائے کیا انقلاب آیا ہے
شہؑ پہ اعداء نے قہر ڈھایا ہے

(۳۵)

چھوڑ کر حج کو چل پڑے شبیرؑ
کربلا لے چلی اُنہیں تقدیر
شاہ دیں کی تھی اس میں کیا تقصیر
ظلم سے تھی نجات کی تدبیر

آگے اک قافلہ حسینؑ کا تھا
اک پڑاؤ زہیرِ قین کا تھا

(۳۶)

دیکھو انداز حق کی نصرت کا
یہ بھی اک طرز ہے عبادت کا
وصف کچھ کم نہیں بشارت کا
فرض سمجھو ذرا امامت کا

بات سنیئے زہیر قینؑ کی ہے
قافلہ پر نظر حسینؑ کی ہے

www.emarsiya.com

(۳۷)

تھے زہیر اپنی رو میں عثمانی
بات اتنی تھی غیر ایمانی
اس لئے کچھ تھی انکو حیرانی
ہر قدم پر رہی پریشانی
دُور شاہِ زمنؑ سے رہتے تھے
قافلے فصل سے ٹھہرتے تھے

(۳۸)

ایک منزل پہ کربلا سے قریب
ٹھہرے کچھ فکرِ مقتضا سے قریب
ہو کے تو صیفِ کبریا سے قریب
اور ہوئے سبطِ مصطفیٰؐ کے قریب
نامہ بر کر کے اپنے اکبرؑ کو
بھیجا ہم صورتِ پیمبرؐ کو

(۳۹)

بولے یہ محرمِ رہِ اسرار
آگے پیچھے ہے خنجر خونخوار
حق پرستی پہ ہے مری گفتار
دست بیعت سے ہے مگر انکار
جاؤ اکبرؑ زہیرِ قین کے پاس
کہدو آئیں ذرا حسینؑ کے پاس

www.emarsiya.com

(۴۰)

بچ کے نکلے تھے اپنے گھر سے زہیر
تھے تردّد میں ہر خبر سے زہیر
بچتے رہتے تھے ہر نظر سے زہیر
آ ملے شاہِ بحرو بر سے زہیر
بولے شہؑ ہو صفِ شہادت میں
دُور مت ہو رہو قیادت میں

(۴۱)

مقصدِ شانِ کبریا ہو زہیر
تم بھی معیار کربلا ہو زہیر
کُل حقائق سے آشنا ہو زہیر
تم بھی پیاسوں کا آسرا ہو زہیر
حاصل فکر ہو عبادت میں
تم تو تحریر ہو شہادت میں

(۴۲)

یک بہ یک اک ہوا کا رخ بدلا
سب کو تشویش یہ ہوئی پیدا
جانے کیا کہہ گئے شہؑ والا
درد انگیز تھی صدائے بکا
دیر تک کیوں زہیرؑ روتے رہے
اور تشفّی امامؑ دیتے رہے

www.emarsiya.com

(۴۳)

کربلا میں وہ شہؑ کی تشنہ لبی
ظلم ڈھاتے تھے کوفی وشامی
ڈوبتی تھی حیات کی کشتی
ہائے وہ بیکسی و مظلومی
ہائے سب بے گناہ قتل ہوئے
سارے انصارِ شاہؑ قتل ہوئے

(۴۴)

قتل جب رن میں ہوچکے انصار
جونؑ تھے اک غلام باکردار
وہ بھی دیرینہ ایک خدمتگار
تھے وہ نعمت سے شہؑ کی شکر گزار
جب بھی حکم جہاد مانگتے تھے
شاہِ دیں بات انکی ٹالتے تھے

(۴۵)

جونؑ بولے خلش مٹادو ابھی
میری قسمت کو جگمگا دو ابھی
مژدہ آقا مجھے سنادو ابھی
خلد کی راہ پر لگا دو ابھی
دو صلہ میری جاں نثاری کا
حق ملے کچھ تو حق گذاری کا

www.emarsiya.com

(۴۶)

بولے شبیرؑ کچھ نفاست میں
جونؑ آئے تھے تم رفاقت میں
عافیت چاہتے تھے راحت میں
دن گزارو کہیں عبادت میں
مجھ پہ اعداء نے ظلم ڈھائے ہیں
دکھ مرے ساتھ تم نے پائے ہیں

(۴۷)

جونؑ نے سن کے تلملا کے کہا
گر کے قدموں میں سر جھکا کے کہا
رُخ کو آقاؑ کے آزما کے کہا
سر کو قدموں سے پھر اُٹھا کے کہا
ہے نہ یہ رنگ میرا کالا ہے
ہے نہ یہ جسم بدبو والا ہے

(۴۸)

یہ غلام اب کہیں نہ جائے گا
جونؑ اِس خوں میں خوں ملائے گا
اب یہیں اپنا سر کٹائے گا
اور صلہ فاطمہؑ سے پائے گا
اے مرے شاہؑ کیا یہ بستی ہے
پانی مہنگا ہے موت سستی ہے

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

(۴۹)

جون بھی قتل ہو گئے رن میں
خوشبوئیں آئیں خلد سے تن میں
اک مہک پھیل سی گئی بن میں
نور تھا کربلا کے آنگن میں
میرے مولاؑ کی تھا دعا کا اثر
حق سے تھا عرضِ مدّعا کا اثر

(۵۰)

مرثیہ شاہِ دیںؑ کا کر کے رقم
آؤ دل کھول کر کریں ماتم
ہیں مصیبت میں شہؑ کے اہل حرم
تعزیوں پر سجائیں مشک و علم
علقمہ کو رہی پشیمانی
شاہِ دیں کو نہ دے سکی پانی

(۵۱)

کون میرے پسر کو روئے گا
کون لختِ جگر کو روئے گا
کون نورِ نظر کو روئے گا
کون زہراؑ کے گھر کو روئے گا
اک تمنائے فاطمہؑ تم ہو
مومنوں حاصل عزا تم ہو

(۵۲)

مومنوں یہ غمِ محرم ہے
آنکھ ہر ایک کی یہاں نم ہے
آج ہر انجمن میں ماتم ہے
جتنا ہم غم منائیں وہ کم ہے
اجڑی اجڑی فضا ہے برسوں سے
آسماں رورہا ہے برسوں سے

(۵۳)

اب کہیں دل مرا نہیں لگتا
شہؑ کے غم کے سوا نہیں لگتا
جو نہ روئے بھلا نہیں لگتا
کوئی غم سے جدا نہیں لگتا
مجلسیں شاہِ مشرقینؑ کی ہیں
بس صدائیں غمِ حسینؑ کی ہیں

(۵۴)

جب سکینہؑ کی یاد آتی ہے
کربلا دل جھنجھوڑ جاتی ہے
تشنگی حشر اپنا ڈھاتی ہے
سب کو آٹھوں پہر رُلاتی ہے
یاس دریا کی سمت تکتی ہے
پیاس میں بیکسی تڑپتی ہے

www.emarsiya.com

(۵۵)

قتل جب رنمیں ہو گئے عباسؑ
شہؑ کے خیموں پہ چھا چکا تھا ہراس
ہر طرف تھی فضا اُداس اُداس
آ رہی تھیں صدائیں ہائے پیاس
کس قیامت کی یہ گھڑی آئی
سب کے چہروں پہ بیکسی چھائی

(۵٦)

تھی سکینہؑ کی بس صدا بابا
دم گھٹا جا رہا ہے اب میرا
بچے رو رو کے کر رہے تھے بُکا
ناصر اک حشر تھا بپا اُس جا
شاہ ڈیوڑھی پہ جس دم آتے تھے
بچے پاؤں سے لپٹے جاتے تھے

تمام شد

www.emarsiya.com